

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيُفْقَرُ مِنْ كَحَيِّقٍ مَحْتَمُومٍ (لَهُ)

الرَّحِيقُ الْمَحْتَمُومُ

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیرِ تمام منعقدہ
سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ میں اول آنے والی عربی کتاب کا
اردو ترجمہ

ترجمہ و تصنیف

مولانا صفی الرحمن میاں کوی

المکثبة السلفية

شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۲	ولادت باسعادت اور حیات طیبہ کے چالیس سال	۱۲	عزیز ہاشمہ
۸۲	ولادت باسعادت	۱۶	مقدس مبع سوم (عربی)
۸۴	بنی سعد میں	۱۹	ویش لفظ
۸۶	واقعہ بقیہ صدر	۲۲	عزیز متوفی
۸۷	مال کی آغوش میں	۲۷	بنی سرگودشت
۸۷	دادا کے سایہ شفقت میں	۳۱	عزیز کتاب کے بارے میں (انٹروال)
۸۸	شفیق چچا کی کفالت میں	۳۲	عزیز - محل وقوع اور قریب
۸۸	رہنے ٹھکانے سے فیضانِ ہلال کی طلب	۳۲	عزیز قریب
۸۸	نچرا راہب	۳۶	عزیز ستوریہ
۸۹	جنگِ فجار	۴۳	عزیز - حکومتیں اور سرداریاں
۸۹	طوفانِ الفضول	۴۳	عزیز کی پوشاہی
۹۰	جنگِ کشی کی زندگی	۴۵	عزیز کی پوشاہی
۹۱	حضرت خدیجہ سے شادی	۴۷	عزیز کی پوشاہی
۹۲	کعبہ کی تعمیر اور حجر اسود کے تازہ کا فیصلہ	۴۸	عزیز کی مدت
۹۳	نبوت سے پہلے کی اجمالی سیرت	۵۲	عزیز سرداریاں
۹۴	نبوت و رسالت کی چھانڈ میں	۵۵	عزیز حالت
۹۴	خارجہ کے اندر	۵۷	عزیز - اویان و مذاہب
۹۷	جبریل وحی لاتے ہیں	۶۲	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۹۷	آغازِ وحی کا مہینہ، دن اور تاریخ (حاشیہ)	۶۷	عزیز حالت
۱۰۱	وحی کی بندش	۶۸	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۱۰۱	جبریل دوبارہ وحی لاتے ہیں	۶۸	عزیز حالت
۱۰۲	وحی کی اقسام	۷۱	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۱۰۳	تبلیغ کا حکم اور اس کے مضمرات	۷۲	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۱۰۷	دعوت کے اُردار و مراحل	۷۵	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
	پہلا مرحلہ:	۷۵	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۱۰۸	کاوشِ تبلیغ	۷۶	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۱۰۸	خیر دعوت کے تین سال	۷۸	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۱۰۸	اولین مہرِ وانِ اسلام	۷۹	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات
۱۱۰	نماز	۸۰	عزیز - عیسائی میں قریش کی بدعات

(423, 424, 425)

2

ਅੰਕ ੧੭੭੭/੧੭੭੭

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۱	قریش کو اجمالی خبر	۲۲۸	رسول اللہ ﷺ اپنا گھر چھوڑتے ہیں
دوسرا مرحلہ:		۲۲۹	گھر سے غارتگی
کھلی تبلیغ		۲۳۰	غاریں
۱۱۲	انہار و دعوت کا پہلا حکم	۲۳۱	قریش کی تنگ و دو
۱۱۲	قرابت داروں میں تبلیغ	۲۳۲	مہینے کی راہ میں
۱۱۳	کوہ صفا پر	۲۳۸	قبائلی تشریف آوری
۱۱۴	حق کا داغ دکھانا اور مشرکین کا رد عمل	۲۴۰	مہینے میں داخلہ
۱۱۶	قریش، ابوطالب کی خدمت میں	۲۴۳	مکئی زندگی
۱۱۶	حجاج کو روکنے کے لیے مجلس شوریٰ	۲۴۴	یہاں مرحلہ:
۱۱۸	عماذ آرائی کے مختلف انداز	۲۵۴	ہجرت کے وقت مہینے کے حالات
۱۱۹	عماذ آرائی کی دوسری صورت	۲۵۴	نئے معاشرے کی تشکیل
۱۲۰	عماذ آرائی کی تیسری صورت	۲۵۴	مہاجر نبوی کی تعمیر
۱۲۱	عماذ آرائی کی چوتھی صورت	۲۵۵	مسلمانوں کی بھائی چارگی
۱۲۲	ظلم و جور	۲۵۶	اسلامی تعداد کا پیمان
۱۳۰	دار اہل تم	۲۵۹	معاشرے پر مغزیات کا اثر
۱۳۱	پہلی ہجرت حبشہ	۲۶۳	یہود کے ساتھ معاہدہ
۱۳۲	دوسری ہجرت حبشہ	۲۶۳	معاہدے کی دفعات
۱۳۵	مہاجرین ہجرت کے خلاف قریش کی سازش	۲۶۵	سنگ کشش
۱۳۹	ابوطالب کو قریش کی دھمکی	۲۶۵	ہجرت کے بعد مسلمانوں کے خلاف قریش کی
۱۴۰	قریش ایک بار پھر ابوطالب کے سامنے	۲۶۵	فتنہ خنزیر اور عبداللہ بن ابی سے نامزد پیغام
۱۴۱	نبی ﷺ کے قتل کی تجویز	۲۶۶	مسلمانوں پر سب حرام کا دروازہ بند کیجئے کا اعلان
۱۴۲	حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام	۲۶۶	مہاجرین کو قریش کی دھمکی
۱۴۵	حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	۲۶۶	جنگ کی اجازت
۱۵۲	قریش کا ناپائیدہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں	۲۶۹	سرایا اور غزوات
۱۵۵	ابوطالب، بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو جمع کرتے ہیں	۲۶۹	سریہ سیف البحر
۱۵۶	مکمل بایکٹاٹ	۲۷۰	سریہ رابغ
۱۵۶	ظلم و ستم کا پیمان	۲۷۰	سریہ حنتار
۱۵۸	تین سال شعب ابی طالب میں	۲۷۱	غزوہ البرار یا ودان
۱۵۹	صیغہ چاک کیا جاتا ہے	۲۷۱	غزوہ بواط
۱۶۲	ابوطالب کی خدمت میں قریش کا آخری وفد	۲۷۲	غزوہ سنوان
۱۶۵	عزم کا سال	۲۷۲	غزوہ ذی العشرہ
۱۶۵	ابوطالب کی وفات	۲۷۳	سریہ نخل
۱۶۶	حضرت خدیجہؓ براء رحمت میں	۲۷۴	رسول اللہ ﷺ کے مکان کا گیارہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۹	غزوے کا سبب	۲۷۸	رسول اللہ ﷺ اپنا گھر چھوڑتے ہیں
۲۶۹	اسلامی لشکر کی تعداد اور مکان کی تقسیم	۲۷۹	گھر سے غارتگی
۲۸۰	بدر کی جانب اسلامی لشکر کی روانگی	۲۸۰	غاریں
۲۸۱	کے تین خطرے کا اعلان	۲۸۱	قریش کی تنگ و دو
۲۸۱	جنگ کے لیے اہل مکہ کی تیاری	۲۸۱	مہینے کی راہ میں
۲۸۱	مکی لشکر کی تعداد	۲۸۱	قبائلی تشریف آوری
۲۸۲	قبائلی بزرگ کا مسئلہ	۲۸۲	مہینے میں داخلہ
۲۸۲	جیش مکہ کی روانگی	۲۸۳	مکئی زندگی
۲۸۲	قافلہ بچ نکلا	۲۸۴	یہاں مرحلہ:
۲۸۳	مکی لشکر کا ارادہ واپسی اور باہمی ٹھوٹ	۲۸۴	ہجرت کے وقت مہینے کے حالات
۲۸۳	اسلامی لشکر کے لیے حالات کی نزاکت	۲۸۴	نئے معاشرے کی تشکیل
۲۸۴	مجلس شوریٰ کا اجتماع	۲۸۴	مہاجر نبوی کی تعمیر
۲۸۶	اسلامی لشکر کا بقیہ سفر	۲۸۵	مسلمانوں کی بھائی چارگی
۲۸۶	جاسوسی کا اقدام	۲۸۶	اسلامی تعداد کا پیمان
۲۸۶	لشکر کو کے لیے میں اہم معلومات کا حصول	۲۸۶	معاشرے پر مغزیات کا اثر
۲۸۸	باران رحمت کا نزول	۲۸۸	یہود کے ساتھ معاہدہ
۲۸۸	اہم فوجی مراکز کی طرف اسلامی لشکر کی ہجرت	۲۸۸	معاہدے کی دفعات
۲۸۹	مرکز قیادت	۲۸۹	سنگ کشش
۲۸۹	لشکر کی ترتیب اور شب گزاری	۲۸۹	ہجرت کے بعد مسلمانوں کے خلاف قریش کی
۲۹۰	میدان جنگ میں مکئی لشکر کا باہمی اختلاف	۲۹۰	فتنہ خنزیر اور عبداللہ بن ابی سے نامزد پیغام
۲۹۲	دونوں لشکر آمنے سامنے	۲۹۲	مسلمانوں پر سب حرام کا دروازہ بند کیجئے کا اعلان
۲۹۲	نقطہ صفر اور معرکے کا پہلا ایندھن	۲۹۲	مہاجرین کو قریش کی دھمکی
۲۹۲	مبارزت	۲۹۲	جنگ کی اجازت
۲۹۵	عام ہجوم	۲۹۲	سرایا اور غزوات
۲۹۵	رسول اللہ ﷺ کی دُعا	۲۹۲	سریہ سیف البحر
۲۹۶	فرشتوں کا نزول	۲۹۲	سریہ رابغ
۲۹۶	جوابی حملہ	۲۹۲	سریہ حنتار
۲۹۹	میدان سے ایس کا فرار	۲۹۲	غزوہ البرار یا ودان
۲۹۹	شکست فاش	۲۹۲	غزوہ بواط
۲۹۹	ابو جہل کی اڑ	۲۹۲	غزوہ سنوان
۳۰۰	ابو جہل کا قتل	۲۹۲	غزوہ ذی العشرہ
۳۰۲	ایمان کے تابناک نقوش	۲۹۲	سریہ نخل
۳۰۶	فریقین کے مقبولین	۲۹۲	رسول اللہ ﷺ کے مکان کا گیارہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۷	کے میں شکست کی خبر	۳۷۹	مشرکین کے موقف کی تحقیق
۳۰۹	مدینے میں فتح کی خوش خبری	۳۸۰	شہیدوں اور زخمیوں کی خبر گیری
۳۱۰	بال غنیمت کا مسئلہ	۳۸۳	رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی شاکر تے اور
۳۱۱	اسلامی لشکر مدینے کی راہ میں	۳۸۳	اس سے دعا فرماتے ہیں
۳۱۲	تہنیت کے وفد	۳۸۴	مدینے کو واپسی اور محبت و جلال سپاری کے نامہ واقعات
۳۱۳	قیدیوں کا قصہ	۳۸۵	رسول اللہ ﷺ مدینے میں
۳۱۵	قرآن کا تبصرو	۳۸۵	مدینے میں جنگی حالت
۳۱۷	متفرق واقعات	۳۸۶	غزوہ حمر الاسد
۳۱۹	بدر کے بعد جنگی سرگرمیاں	۳۸۹	جنگ اُمدیں فتح و شکست کا ایک تجزیہ
۳۲۰	غزوہ بنی شعیبہ مقام کدر	۳۹۱	اس غزوے پر قرآن کا تبصرو
۳۲۱	نبی ﷺ کے قتل کی سازش	۳۹۱	غزوے میں کارفرما خدائی مقاصد اور حکمتیں
۳۲۲	غزوہ بنی قینقاع	۳۹۲	اُمد کے بعد کی فوجی فہمائات
۳۲۳	یثرب کی عیاری کا ایک نمونہ	۳۹۲	سرتیہ ابوسلمہ
۳۲۵	بنی قینقاع کی عذر شکنی	۳۹۵	عبداللہ بن انیس کی مم
۳۲۷	عاصرو، سپردگی اور جلا وطنی	۳۹۵	رجیع کا حادثہ
۳۲۹	غزوہ بنو نضیر	۳۹۸	بزرگوار کا المیہ
۳۳۰	غزوہ ذی امر	۴۰۰	غزوہ بنی نضیر
۳۳۱	کعب بن اشرف کا قتل	۴۰۲	غزوہ نجد
۳۳۵	غزوہ بخران	۴۰۶	غزوہ بدر دوم
۳۳۶	سرتیہ زید بن حارثہ	۴۰۷	غزوہ ذوالجندل
۳۳۸	غزوہ اُسد	۴۰۹	غزوہ احزاب (جنگ خندق)
۳۳۸	انتقامی جنگ کے لیے قریش کی تیاری	۴۲۶	غزوہ بنو نضیر
۳۳۹	قریش کا لشکر، سلمان جنگ اور کمان	۴۳۲	غزوہ احزاب و قریش کے بعد کی جنگی فہمائات
۳۴۰	کئی لشکر کی روانگی	۴۳۲	سلام بن ابی الحقیق کا قتل
۳۴۰	مدینے میں اطلاع	۴۳۶	سرتیہ محمد بن مسلمہ
۳۴۰	جنگی صورت حال کے مقابلے کی تیاری	۴۳۷	غزوہ بنو لویان
۳۴۱	کئی لشکر مدینے کے دامن میں	۴۳۸	سرتیہ غمر
۳۴۱	مدینے کی دفاعی حکمت عملی کے لیے مجلس شریعہ	۴۳۸	سرتیہ ذوالقصد (۱)
۳۴۱	کا اجلاس	۴۳۹	سرتیہ ذوالقصد (۲)
۳۴۲	اسلامی لشکر کی ترتیب اور جنگ کے لیے روانگی	۴۳۹	سرتیہ جعوم
۳۴۲	لشکر کا معائنہ	۴۳۹	سرتیہ جعیس
۳۴۵	اُمد اور مدینے کے درمیان شب گزاری	۴۴۰	سرتیہ طرف یاطرق
۳۴۵	عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی سرکشی	۴۴۰	سرتیہ دای القرنی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۰	سرتیہ خط	۳۷۹	مشرکین کے موقف کی تحقیق
۳۴۲	غزوہ بنی المصطلق یا غزوہ مرتبہ	۳۸۰	شہیدوں اور زخمیوں کی خبر گیری
۳۴۲	غزوہ بنی المصطلق سے پہلے منافقین کا رویہ	۳۸۳	رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی شاکر تے اور
۳۴۹	غزوہ بنی المصطلق میں منافقین کا کردار	۳۸۳	اس سے دعا فرماتے ہیں
۳۴۹	مدینے سے ذیل ترین آدمی کو نکالنے کی بات	۳۸۴	مدینے کو واپسی اور محبت و جلال سپاری کے نامہ واقعات
۳۵۲	واقعہ انک	۳۸۵	رسول اللہ ﷺ مدینے میں
۳۵۶	غزوہ مرتبہ کے بعد کی فوجی فہمائات	۳۸۵	مدینے میں جنگی حالت
۳۵۶	سرتیہ دار بنی کلب - علاقہ دوسرہ الجندل	۳۸۶	غزوہ حمر الاسد
۳۵۶	سرتیہ دیار بنی سعد - علاقہ فزک	۳۸۹	جنگ اُمدیں فتح و شکست کا ایک تجزیہ
۳۵۶	سرتیہ دای امتیہ	۳۹۱	اس غزوے پر قرآن کا تبصرو
۳۵۷	سرتیہ عرین	۳۹۱	غزوے میں کارفرما خدائی مقاصد اور حکمتیں
۳۵۹	صلح حدیبیہ (ذی قعدہ)	۳۹۲	اُمد کے بعد کی فوجی فہمائات
۳۵۹	غزوہ حدیبیہ کا سبب	۳۹۲	سرتیہ ابوسلمہ
۳۵۹	مسلمانوں میں روانگی کا اعلان	۳۹۵	عبداللہ بن انیس کی مم
۳۵۹	کے کئی جانب مسلمانوں کی حرکت	۳۹۵	رجیع کا حادثہ
۳۶۰	بیت اللہ سے مسلمانوں کو روکنے کی کوشش	۳۹۸	بزرگوار کا المیہ
۳۶۰	خول ریز کھڑاؤ سے بچنے کی کوشش اور راستے	۴۰۰	غزوہ بنی نضیر
۳۶۰	کی تبدیلی	۴۰۲	غزوہ نجد
۳۶۱	بریل بن دوقار کا قتل	۴۰۶	غزوہ بدر دوم
۳۶۲	قریش کے لہجی	۴۰۷	غزوہ ذوالجندل
۳۶۳	وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے	۴۰۹	غزوہ احزاب (جنگ خندق)
۳۶۴	حضرت عثمان کی سفارت	۴۲۶	غزوہ بنو نضیر
۳۶۵	شہادت عثمان کی افواہ اور بیعت رضوان	۴۳۲	غزوہ احزاب و قریش کے بعد کی جنگی فہمائات
۳۶۵	صلح اور دفعات صلح	۴۳۲	سلام بن ابی الحقیق کا قتل
۳۶۵	ابو جندل کی واپسی	۴۳۶	سرتیہ محمد بن مسلمہ
۳۶۷	حلال بننے کے لیے قربانی اور بالوں کی کٹائی	۴۳۷	غزوہ بنو لویان
۳۶۸	ہاجرہ عورتوں کی واپسی سے انکار	۴۳۸	سرتیہ غمر
۳۶۹	اس معاہدے کی دفعات کا حاصل	۴۳۸	سرتیہ ذوالقصد (۱)
۳۷۲	مسلمانوں کا غم اور حضرت عمرؓ کا مشافہ	۴۳۹	سرتیہ ذوالقصد (۲)
۳۷۳	کمزور مسلمانوں کا مسئلہ حل ہو گیا	۴۳۹	سرتیہ جعوم
۳۷۴	برادران قریش کا قبول اسلام	۴۳۹	سرتیہ جعیس
۳۷۵	دوسرا مرحلہ	۴۴۰	سرتیہ طرف یاطرق
۳۷۵	نئی تبدیلی	۴۴۰	سرتیہ دای القرنی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۶۶	بادشاہوں اور اُمراء کے نام خطوط	۵۱۳	وادی ہستہ
۴۶۶	نہاشی شاہ حبش کے نام خط	۵۱۳	تیمار
۴۶۹	مُقتوس شاہ مصر کے نام خط	۵۱۳	مدینہ کو واپسی
۴۸۱	شاہ فارس خسرو پرویز کے نام خط	۵۱۵	سُرتہ ابان بن سعید
۴۸۳	قیصر شاہ روم کے نام خط	۵۱۶	غزوہ ذات الرقاق (س)
۴۸۴	مُنذر بن سادی کے نام خط	۵۱۹	سُرتہ کے چند سرایا
۴۸۸	ہمزہ بن علی صاحب یمام کے نام خط	۵۱۹	سُرتہ قدید (صغریٰ ربیع الاول س)
۴۸۹	حارث بن ابی ثعلبان حاکم دمشق کے نام خط	۵۱۹	سُرتہ شعی (جمادی الاخرہ س)
۴۸۹	شاہ عمان کے نام خط	۵۲۰	سُرتہ تربہ (شعبان س)
۴۹۲	صلح حدیبیہ کے بعد کی فوجی سرگرمیاں	۵۲۰	سُرتہ اطراف فدک (شعبان س)
۴۹۳	غزوہ غابہ یا غزوہ ذی ہستہ	۵۲۰	سُرتہ میفغہ (رمضان س)
۴۹۴	غزوہ خیبر اور غزوہ وادی القرنی	۵۲۰	سُرتہ خیبر (شوال س)
۴۹۸	خیبر کو روانگی	۵۲۰	سُرتہ یمن وجبار (شوال س)
۴۹۸	اسلامی لشکر کی تعداد	۵۲۱	سُرتہ غابہ
۴۹۹	یہود کے لیے منافقین کی سرگرمیاں	۵۲۲	عمرہ قضا
۴۹۹	خیبر کا راستہ	۵۲۵	چند اور سرایا
۵۰۰	راستے کے بعض واقعات	۵۲۵	سُرتہ ابو العوجا (ذی الحجہ س)
۵۰۱	اسلامی لشکر، خیبر کے دامن میں	۵۲۵	سُرتہ غالب بن عبداللہ (صفر س)
۵۰۲	جنگ کی تیاری اور خیبر کے قلعے	۵۲۵	سُرتہ ذات الطح (ربیع الاول س)
۵۰۳	معرکہ کا آغاز اور قلعہ نام کی فتح	۵۲۵	سُرتہ ذات عرق (ربیع الاول س)
۵۰۵	قلعہ صعب بن معاذ کی فتح	۵۲۶	معرکہ موتہ
۵۰۵	قلعہ زبیر کی فتح	۵۲۶	معرکہ کا سبب
۵۰۶	قلعہ ابی فح	۵۲۶	لشکر کے اُمراء اور نبی ﷺ کی وصیت
۵۰۶	قلعہ زرار کی فتح	۵۲۶	اسلامی لشکر کی روانگی اور عبداللہ بن رواحہ کا گریہ
۵۰۶	خیبر کے نصف ثانی کی فتح	۵۲۶	اسلامی لشکر کی پیش رفت اور غوغا ناگمانی حالت
۵۰۶	صلح کی بات چیت	۵۲۸	سے سابقہ
۵۰۸	ابو اہنہ کے دونوں بیٹوں کی بدعہدی اور ان کا قتل	۵۲۸	معان میں مجلس شوریٰ
۵۰۹	اموال غنیمت کی تقسیم	۵۲۸	دشمن کی طرف اسلامي لشکر کی پیش قدمی
۵۱۰	جعفر بن ابی طالب اور اشعثی صحابہ کی آمد	۵۲۸	جنگ کا آغاز اور سپہ سالاروں کی یکے بعد دیگرے شہادت
۵۱۱	حضرت صفیہ سے شادی	۵۲۹	جھنڈا، اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے ہاتھ میں
۵۱۱	زہرا اور بکری کا واقعہ	۵۳۰	خاتمہ جنگ
۵۱۲	جنگ خیبر میں فریقین کے مقتولین	۵۳۱	فریقین کے مقتولین
۵۱۲	فدک	۵۳۲	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲۲	دشمن کے جاسوس	۵۳۲	اس معرکہ کا اثر
۵۲۲	رسول اللہ ﷺ کے جاسوس	۵۳۲	سُرتہ ذات السلاسل
۵۲۳	رسول اللہ ﷺ کو سہیلہ کی طرف	۵۳۳	سُرتہ خنزہ (شعبان س)
۵۲۳	اسلامی لشکر پر تیز نازوں کا اچانک حملہ	۵۳۵	غزوہ فتح مکہ
۵۲۶	دشمن کی شکست فاش	۵۳۵	اس غزوے کا سبب
۵۲۹	تغاب	۵۳۸	تبدیلہ صلح کے لیے ابوسفیان مدینہ میں
۵۲۹	غنیمت	۵۴۰	غزوے کی تیاری اور اختار کی کوششیں
۵۲۹	غزوہ طائفت	۵۴۲	اسلامی لشکر کو کی راہ میں
۵۲۹	جواز میں اموال غنیمت کی تقسیم	۵۴۳	مراظران میں اسلامي لشکر کا پڑاؤ
۵۴۰	انصار کا حزن و اضطراب	۵۴۳	ابوسفیان دربار نبوت میں
۵۴۲	دفعہ ہجرات کی آمد	۵۴۶	اسلامی لشکر مراظران سے کٹے کی جانب
۵۴۳	عمرہ اور مدینہ کو واپسی	۵۴۶	اسلامی لشکر اچانک قریش کے سر پہ
۵۴۳	فتح مکہ کے بعد کے سرایا اور عمال کی روانگی	۵۴۸	اسلامی لشکر ذی طوی میں
۵۴۳	تحصیل دارانِ زکوٰۃ	۵۴۸	کٹے میں اسلامي لشکر کا داخلہ
۵۴۵	سُرایا	۵۴۸	مسجد حرام میں رسول اللہ ﷺ کا داخلہ
۵۴۵	سُرتہ عیینہ بن حنفہ فراری	۵۴۹	اور بتوں سے تطہیر
۵۴۶	سُرتہ قطبہ بن عامر		خانہ کعبہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز اور قریش سے خطاب
۵۴۶	سُرتہ ضحاک بن صفیان کلابی	۵۵۰	آج کوئی سرزنش نہیں
۵۴۶	سُرتہ علقمہ بن مجزہ بکلی	۵۵۱	کعبہ کی کچی (حق) بھندار رسید
۵۴۶	سُرتہ علی بن ابی طالب	۵۵۱	کعبہ کی چھت پر اذان بلالی
۵۴۹	غزوہ تبوک	۵۵۲	فتح یا شکرانے کی نماز
۵۴۹	غزوہ کا سبب	۵۵۲	اکابر مجرمین کا خون رائیگاں قرار دیا گیا
۵۸۰	روم و عثمان کی تیاریوں کی عام خبریں	۵۵۲	صفوان بن امیہ اور فضال بن عیہ کا قبول اسلام
۵۸۱	روم و عثمان کی تیاریوں کی خاص خبریں	۵۵۳	فتح کے دو سبب دن رسول اللہ ﷺ کا خطبہ
۵۸۲	حالات کی نزاکت میں اضافہ	۵۵۳	انصار کے اندیشے
	رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک قطعی اقدام کا فیصلہ	۵۵۵	بیعت
۵۸۲	رومیوں سے جنگ کی تیاری کا اعلان	۵۵۵	کرمیں نبی ﷺ کا قیام اور کام
۵۸۳	غزوہ کی تیاری کے لیے مسلمانوں کی دوڑ و دوپ	۵۵۶	سُرایا اور دوخو
۵۸۳	اسلامی لشکر تبوک کی راہ میں	۵۶۰	تیسرا مرحلہ
۵۸۶	اسلامی لشکر تبوک میں	۵۶۱	غزوہ حنین
۵۸۶	مدینہ کو واپسی	۵۶۱	دشمن کی روانگی اور ادھاس میں پڑاؤ
۵۸۸	منظفین	۵۶۱	ماہر جنگ کی زبانی سپہ سالار کی تخلیق

عرض ناشر (طبع اول)

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه امهات المؤمنين
وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد۔

المكتبة السلفية کی پہلی کتاب پیارے رسول کی پیاری دعائیں ۱۹۵۳ء میں طبع ہوئی تھی۔
اس کتاب کے مرتب والد گرامی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ تعالیٰ کو اس کتاب کی ترتیب و
طباعت میں حُسنِ نیت کا صلہ اللہ عزوجل نے یہ دیا کہ اس کے بعد المكتبة السلفية نے ایسی ایسی
گرائنڈر کتب اتنے عمدہ معیار پر شائع کیں کہ پاکستان کے اکثر مذہبی و دینی کتب کے ناشرین نے اس
کو شعل راہ بنایا۔

المكتبة السلفية کا آغاز حضرت والد گرامی مدظلہ العالی نے پیارے رسول کی پیاری دعائیں
کی ترتیب و اشاعت سے کر دیا تھا لیکن المكتبة السلفية کو ایک با مقصد اور باضابطہ ادارہ
تخلیل دیتے وقت انہوں نے اپنے تلمیذ رشید (ادریس) استاد محترم، مولانا حافظ عبد الرحمن گوہر ٹوی
کو رفاقت و شراکت کے لیے منتخب کر لیا۔

استاذ و شاگرد کی اسی رفاقت و شراکت ہی میں دراصل المكتبة السلفية کا نام متعارف،
مکمل و روشن ہوا۔ بارک اللہ سعيہم۔

پیارے رسول کی پیاری دعائیں کے بعد المكتبة السلفية نے اُس دور کے حُسنِ کتابت و
طباعت اور تصحیحِ اغلاط کا اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے الفوز الکبیر عربی (ٹائپ) اور حیات ولی (اردو)
کی کتابوں کی اشاعت سے کام کا آغاز کیا۔

اس کے بعد المكتبة السلفية کو عالم اسلام میں متعارف کرنے والی کتاب التعلیقات
الحقہ علی سنن النساء کو عمدہ ترین معیار پر شائع کر کے پاکستان میں جدید حواشی کے ساتھ متونِ حدیث کی اشاعت
کا آغاز اور معارف المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کی جلد اول شائع کر کے شروع حدیث کی طباعت میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲۶	چار دن پہلے	۵۹۰	اس غزوے کا اثر
۶۲۷	ایک یا دو دن پہلے	۵۹۱	اس غزوہ سے متعلق قرآن کا نزول
۶۲۸	ایک دن پہلے	۵۹۱	اس سنی کے بعض اہم واقعات
۶۲۸	حیات مبارکہ کا آخری دن	۵۹۲	حج سہمہ (زیر امدت حضرت ابو بکر صدیقؓ)
۶۲۹	نزع رواں	۵۹۳	غزوات پر ایک نظر
۶۳۰	غم ہائے سیکراں	۵۹۶	اللہ کے دین میں فوج و در فوج داخلہ
۶۳۱	حضرت عیسیٰ کا موقف	۵۹۷	دُور
۶۳۱	حضرت ابو بکرؓ کا موقف	۶۱۲	دعوت کی کامیابی اور اثرات
۶۳۲	تجزیہ و تحلیل اور تدفین	۶۱۴	حجۃ الوداع
۶۳۲	خانہ نبوت	۶۲۲	آخری فوجی مہم
۶۳۳	اخلاق و ادھام	۶۲۳	رفیقِ اعلیٰ کی جانب
۶۳۴	عید مبارک	۶۲۳	الوداعی آثار
۶۳۸	کابل نفس اور مکرم اخلاق	۶۲۴	مرض کا آسمان
۶۵۴	کتب حوالہ	۶۲۴	آخری ہفتہ
...	...	۶۲۴	وفات سے پانچ دن پہلے

محسوس کر رہا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے کتاب لکھنے سے پہلے ہی یہ بات طے کر لی تھی کہ اسے بارِ خاطر بن جانے والے طول اور ادائیگی مقصود سے قاصر رہ جانے والے اختصار دونوں سے بچتے ہوئے متوسط درجے کی ضخامت میں مرتب کروں گا۔ لیکن جب کتب سیرت پر نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ واقعات کی ترتیب اور جزئیات کی تفصیل میں بڑا اختلاف ہے۔ اس لیے میں مختصر فیصلہ کیا کہ جہاں جہاں ایسی صورت پیش آئے وہاں بحث کے ہر پہلو پر نظر دوڑا کر اور بھرپور تحقیق کر کے جو نتیجہ اخذ کروں اسے اصل کتاب میں درج کر دوں۔ اور دلائل و شواہد کی تفصیلات اور ترجیح کے اسباب کا ذکر نہ کروں۔ ورنہ کتاب غیر مطلوب حد تک طویل ہو جاتے گی۔ البتہ جہاں یہ اندیشہ ہو کہ میری تحقیق قارئین کے لیے حیرت و استعجاب کا باعث بنے گی، یا جن واقعات کے سلسلے میں عام اہل قلم نے کوئی ایسی تصویر پیش کی ہو جو میرے نقطہ نظر سے صحیح نہ ہو وہاں دلائل کی طرف بھی اشارہ کر دوں۔

یا اللہ! میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی مقدر فرما۔ تو یقیناً غفور و ودود ہے۔ عرش کا مالک ہے اور بزرگ و برتر ہے۔

صفی الرحمن مبارکپوری

جامعہ سلفیہ
بنارس، ہند

جمعة المبارک
۲۳ رجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۶۶ء

عرب — محل وقوع اور قومیں

سیرت نبوی درحقیقت اس پیغام ربانی کے عملی پرتو سے عبارت ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے انسانی حیثیت کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جس کے ذریعے انسان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں اور بندوں کی بندگی سے نکال کر خدا کی بندگی میں داخل کر دیا تھا۔ چونکہ اس سیرت طیبہ کا محل صورت گری ممکن نہیں جب تک کہ اس پیغام ربانی کے نزول سے پہلے کے حالات و حالات کا مقابل نہ کیا جائے اس لیے اصل بحث سے پہلے پیش نظر باب میں اسلام سے پہلے کی عرب اقوام اور ان کے نشوونما کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ان حالات کا خاکہ پیش کیا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔

لفظ عرب کے لغوی معنی ہیں صحرا اور بے آب و گیاہ زمین۔ عہد قدیم سے عرب کا محل وقوع یہ لفظ جزیرہ نمائے عرب اور اس میں بسنے والی قوموں پر بولا گیا ہے۔

عرب کے مغرب میں بحر احمر اور جزیرہ نمائے سینا ہے۔ مشرق میں خلیج عرب اور جنوبی عراق کا کوسہ خاصہ ہے۔ جنوب میں بحر عرب ہے جو درحقیقت بحر ہند کا پھیلاؤ ہے۔ شمال میں ملک شام کی قدر شمالی عراق ہے۔ ان میں سے بعض سرحدوں کے متعلق اختلاف بھی ہے۔ کل بقعہ کا رقبہ دس لاکھ سے تیرہ لاکھ مربع میل تک کیا گیا ہے۔

جزیرہ نمائے عرب طبعی اور جغرافیائی حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اندرونی طور پر یہ ہر عہد و زمانہ میں صحرا اور ریگستان سے گھرا ہوا ہے جس کی بدولت یہ ایسا محفوظ قلعہ بن گیا ہے کہ قوتوں کے لیے اس پر قبضہ کرنا اور اپنا اثر و نفوذ پھیلاتا سخت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلب عرب کے باشندے عہد قدیم سے اپنے جملہ معاملات میں مکمل طور پر آزاد و خود مختار نظر آتے ہیں۔ عظیم طاقتوں کے ہمسایہ تھے کہ اگر یہ ٹھوس قدرتی رکاوٹ نہ ہوتی تو ان کے حملے روکنا مشکل عرب کے بس کی بات نہ تھی۔

اندرونی طور پر جزیرہ نمائے عرب پُرانی دنیا کے تمام معلوم بڑے عقلموں کے بچوں نیچ واقع ہے اور

خشکی اور سمندر دونوں راستوں سے ان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اس کا شمال مغربی گوشہ، بڑا عظیم افریقہ میں داخلے کا دروازہ ہے۔ شمال مشرقی گوشہ یورپ کی کنجی ہے۔ مشرقی گوشہ ایران، وسط ایشیا اور مشرق بعید کے دروازے کھولتا ہے اور ہندوستان اور چین تک پہنچاتا ہے۔ اسی طرح ہر براعظم مند کے راستے بھی جزیرہ منے عرب سے جڑا ہوا ہے اور ان کے جہاز عرب بندرگاہوں پر براہ راست لنگر انداز ہوتے ہیں۔

اس جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے جزیرہ العرب کے شمالی اور جنوبی گوشے مختلف قوموں کی آبادی اور تجارت و ثقافت اور فنون و مذاہب کے لین دین کا مرکز رہ چکے ہیں۔

عرب قومیں نے نسلی اعتبار سے عرب اقوام کی تین قسمیں قرار دی ہیں۔

(۱) عرب باندہ — یعنی وہ قدیم عرب قبائل اور قومیں جو بالکل ناپید ہو گئیں اور ان کے متعلق ضروری تفصیلات بھی دستیاب نہیں۔ مثلاً عاد، ثمود، طسم، جدیس، عمارقہ وغیرہ۔

(۲) عرب عاربہ — یعنی وہ عرب قبائل جو یثرب بن یثوب بن قحطان کی نسل سے ہیں۔ انہیں قحطانی عرب کہا جاتا ہے۔

(۳) عرب شمریہ — یعنی وہ عرب قبائل جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ انہیں عدنانی عرب کہا جاتا ہے۔

عرب عاربہ یعنی قحطانی عرب کا اصل گہوارہ ملک یمن تھا۔ یہیں ان کے خاندان اور قبیلے مختلف شانوں میں چھوٹے، پھیلے اور بڑھے۔ ان میں سے دو قبیلوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔

(الف) حمیر — جس کی مشہور شاخیں زید الجہور، قضاعہ اور سکارک ہیں۔

(ب) کہلان — جس کی مشہور شاخیں ہمدان، انمار، طئی، مذحج، کاندہ، لخم، جذام، ازد و اوس خزرج اور اولادِ جضہ ہیں، جنہوں نے آگے چل کر ملک شام کے اطراف میں بادشاہت قائم کی اور آل عثمان کے نام سے مشہور ہوئے۔

عام کہلانی قبائل نے بعد میں یمن چھوڑ دیا اور جزیرہ العرب کے مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ ان کے عمومی ترک وطن کا واقعہ میل عرم سے کسی قدر پہلے اس وقت پیش آیا جب رومیوں نے مصر و شام پر قبضہ کر کے اہل یمن کی تجارت کے بحری راستے پر اپنا تسلط جمایا، اور بڑی شاہلو کی سہولیات غارت کر کے اپنا دباؤ اس قدر بڑھا دیا کہ کہلانیوں کی تجارت تباہ ہو کر رہ گئی۔

بموجب نہیں کہ کہلانی اور حمیری خاندانوں میں چشمک بھی رہی ہو اور یہ بھی کہلانیوں کے ترک وطن کا ایک مؤثر سبب بنی ہو۔ اس کا اشارہ اس سے بھی ملتا ہے کہ کہلانی قبائل نے تو ترک وطن کی بجائے حمیری قبائل اپنی جگہ پر قرار ہے۔

جن کہلانی قبائل نے ترک وطن کیا ان کی چار قسمیں کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ انہوں نے اپنے سردار عمران بن عمرو مزیقیہ کے مشورے پر ترک وطن کیا۔ پہلے ان میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے اور حالات کا پتا لگانے کے لیے آگے کے دوروں کو بھیجتے رہے لیکن آخر کار شمال کا رخ کیا اور پھر مختلف شاخیں کھومتے کھاتے جگہ جگہ دائمی طور پر سکونت پذیر ہو گئیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اس نے اولاً حجاز کا رخ کیا اور ثعلبیہ اور ذی قار کے درمیان اقامت اختیار کی۔ جب اس کی اولاد بڑی ہو گئی اور خاندان مضبوط ہو گیا تو مدینہ کی طرف کوچ کیا،

۲۔ اسی ثعلبیہ کی نسل سے اوس اور خزرج میں جو ثعلبہ کے صاحبزادے حارثہ

یعنی خزاعہ اور اس کی اولاد یہ لوگ پہلے سرزمین حجاز میں گردش کرتے ہوئے

۳۔ مزالظہان میں خیمہ زن ہوئے۔ پھر حرم پردھا و ابول دیا اور بنو جزم کو نکال

۴۔ اس نے اور انکی اولاد نے عمان میں سکونت اختیار کی اس لیے یہ لوگ ازد و عمان کہلاتے ہیں۔

۵۔ اس سے تعلق رکھنے والے قبائل نے تہامہ میں قیام کیا۔ یہ لوگ ازد و شمریہ کہلاتے ہیں۔

۶۔ اس نے ملک شام کا رخ کیا۔ اور اپنی اولاد سمیت وہیں متوطن ہو گیا۔ یہی شخص خانی

بادشاہوں کا جدِ اعلیٰ ہے۔ انہیں آل عثمان اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں

سے پہلے حجاز میں عثمان نامی ایک پشتے پر کچھ عرصہ قیام کیا تھا۔

۷۔ ان ہی لحمیوں میں نصر بن ربیعہ تھا جو حیرہ کے شاہان آل منذر کا جدِ اعلیٰ ہے۔

۸۔ اس قبیلے نے بنو ازد کے ترک وطن کے بعد شمال کا رخ کیا اور اجدادِ سلمیٰ نامی دو

۹۔ اس قبیلے میں متقل طور پر سکونت پذیر ہو گیا، یہاں تک کہ یہ دونوں پہاڑیاں قبیلہ طی کی نسبت مشہور ہو گئیں۔

۱۰۔ یہ لوگ پہلے بحرین — موجودہ الکھضار — میں خیمہ زن ہوئے۔ لیکن مجبوراً وہاں

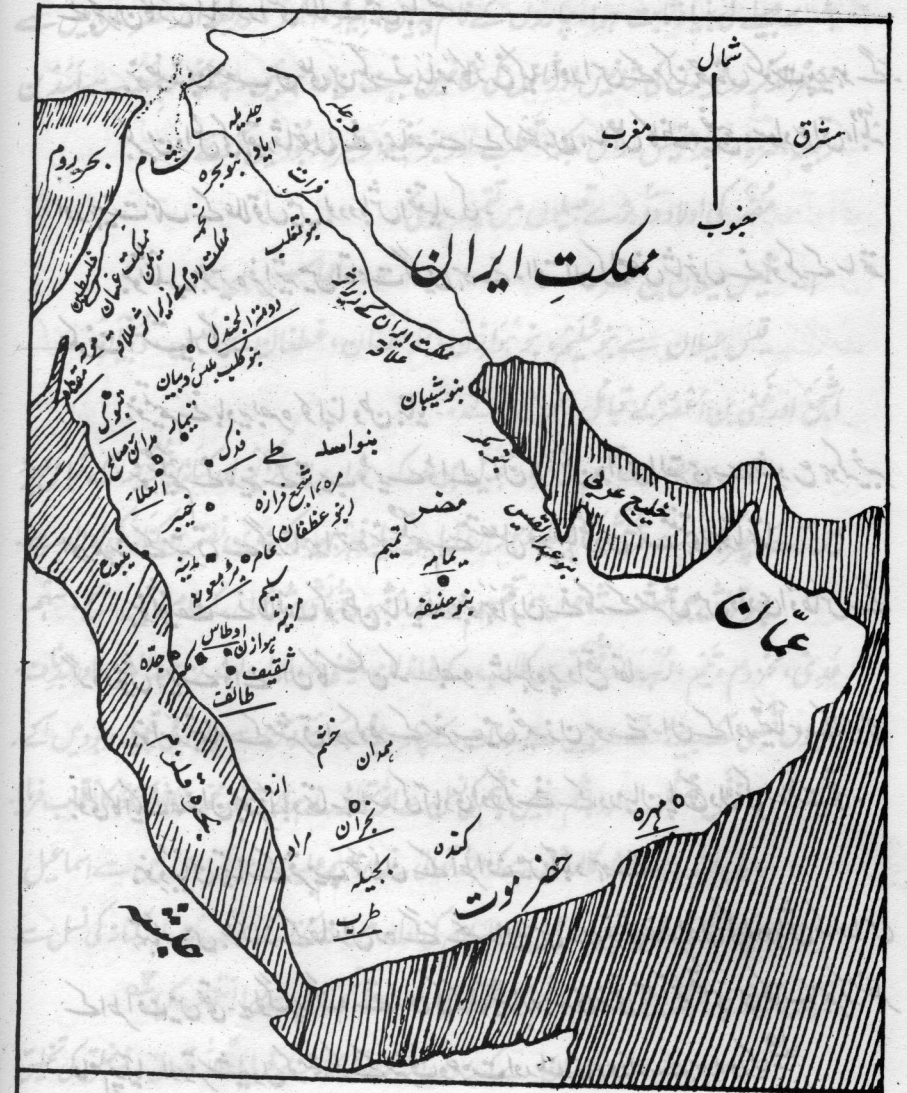
عرب - حکومتیں اور سرداریاں

اسلام سے پہلے عرب کے جو حالات تھے ان پر گفتگو کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی حکومتیں سرداریوں اور مذاہب و اذیان کا بھی ایک مختصر سا خاکہ پیش کر دیا جائے تاکہ ظہور اسلام کے وقت جو پوزیشن تھی وہ باسانی سمجھ میں آ سکے۔

جس وقت جزیرۃ العرب پر غور شدہ اسلام کی تابناک شعاعیں ضوئے فگن ہوئیں وہاں دو قسم کے حکمران تھے۔ ایک تاج پوش بادشاہ جو درحقیقت مکمل طور پر آزاد و خود مختار نہ تھے اور دوسرے قبائلی سردار جنہیں امتیازات و امتیازات کے اعتبار سے وہی حیثیت حاصل تھی جو تاج پوش بادشاہوں کی تھی مگر ان کی اکثریت کو ایک مزید امتیازیہ بھی حاصل تھا کہ وہ پورے طور پر آزاد و خود مختار تھے بلکہ پیش رو تھے شاہانِ یمن، شاہانِ اہلِ غنم (اشام) اور شاہانِ خیزہ (عراق) بقیہ عرب حکمران تاج پوش نہ تھے۔ عرب عارِ بہ میں سے جو قدیم ترین یمنی قوم معلوم ہو سکی وہ قوم سبا ہے۔ **یمن کی بادشاہی** اور (عراق) سے جو کتبات برآمد ہوئے ہیں ان میں ڈھائی ہزار سال قبل مسیح سے قوم کا ذکر ملتا ہے لیکن اس کے عروج کا زمانہ نگیارہ صدی قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے اس کا تہذیب کے اہم اڈواریہ ہیں:

سہلہ ق م سے پہلے کا دور۔ اس دور میں شاہانِ سبا کا لقب مکرِب سبأ تھا۔ ان کا تخت صرواح تھا جس کے کھنڈر آج بھی مآرب کے مغرب میں ایک دن کی راہ پر پائے جاتے ہیں اور خیربہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی دور میں مآرب کے مشہور بند کی بنیاد رکھی گئی جسے یمن کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دور میں سلطنتِ سبا کا اس قدر عروج حاصل ہوا کہ انہوں نے عرب کے اندر اور عرب سے باہر جگہ جگہ اپنی نوآبادیاں قائم کر دیں۔

سہلہ ق م سے ۵۰۰ ق م تک کا دور۔ اس دور میں سبا کے بادشاہوں نے مکرِب کا لفظ چھوڑ کر ملک (بادشاہ) کا لقب اختیار کر لیا اور صرواح کے بجائے مآرب کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔



خط کشیدہ الفاظ مقامات کے نام ہیں۔
باقی قبائل کے نام ہیں۔

ابتدائے نبوت کے زمانے کا عرب